REGD. L. 5254

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی ”	۱۱ ”
سہ ماہی ”	۶ ”
ماہوار	۲½ ”

قیمت
فی پرچہ
ڈیڑھ آنہ
۱/۱۰

جلد ۲	۱۰ اخاء ۱۳۲۷ھش	۶ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ	۱۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۳۱

227

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ اخاء سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے گو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت [illegible] درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مغربی پنجاب کی کابینہ میں عنقریب دو نئے وزیر شامل کئے جائیں گے

شہری دفاع کی فوری تکمیل کے لئے حکومت اپنے تمام تر وسائل سے کام لے رہی ہے

لاہور۔ ۹ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ وہ صوبائی کابینہ میں دو نئے وزیر اور شامل کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ نیز یہ کہ انہوں نے پچھلے دنوں کراچی میں اس مسئلہ کے متعلق وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان سے بھی بات چیت کی تھی۔ اس سلسلے میں آخری فیصلہ اور نئے وزیروں کے ناموں کا اعلان کابینہ کے جلسے کے بعد کر دیا جائے گا۔

امید ہے کابینہ کا جلسہ اگلے دو ہفتوں میں کسی تاریخ کو منعقد ہوگا۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید بتایا۔ کہ حکومت شہری دفاع کا نیا محکمہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو دو نئے وزیروں میں سے ایک وزیر کے سپرد کر دیا جائے گا۔ حکومت شہری دفاع کے تمام انتظامات کو جلد سے جلد مکمل کرنے کے سلسلے میں اپنے تمام تر وسیلوں سے کام لے رہی ہے۔ چنانچہ اس خاص محکمہ کا نیا وزیر شہری دفاع کی تمام سکیموں کو نہایت تیزی سے جامہ عمل پہنائیگا اور ہر ممکن طریقے سے اسکو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کرے گا۔ شہری دفاع کے سلسلے میں ایک ایمبولینس کور بنانے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ جس کے لئے وزیر خزانہ میاں نور اللہ گیارہ ہزار ٹرک خریدنے کے لئے مرکزی حکومت سے بات چیت کر رہے ہیں۔

[illegible] حکومت [illegible] سکتے۔

خان لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان آج شام لنڈن پہنچ جائیں گے

سر ظفر اللہ خاں بھی پیرس سے لنڈن پہنچ رہے ہیں

کراچی ۹ اکتوبر:۔ وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علیخان دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے آج صبح ہوائی جہاز میں کراچی سے لنڈن روانہ ہو گئے۔ امید ہے آپ کل شام لنڈن پہنچ جائینگے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان جو ان دنوں پیرس میں یو۔ این۔ او اور اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ کل لنڈن میں وزیر اعظم سے آملیں گے۔ بیگم لیاقت علی حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی وزارت دفاع کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر اے۔ ٹی نقوی اور ناظم معلومات مسٹر جی۔ احمد بھی وزیر اعظم کے ہمراہ لنڈن گئے ہیں۔ وزیر اعظم کو جن لوگوں نے ہوائی اڈے پر رخصت کیا۔ ان میں وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین سندھ کے وزیر اعظم [illegible]

اوڑی کے محاذ پر ہندوستانیوں کا شدید جانی نقصان

تراڑکھل ۹ اکتوبر۔ آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج مجاہدین نے اوڑی کے شمال مغرب میں ایک ہندوستانی قافلے پر حملہ کر کے دشمن کو شدید جانی نقصان پہنچایا بہت سے ہندوستانی سپاہی موت کی نیند سلا دیئے گئے۔ نیز راجوری اور لداخ کے محاذوں پر ہندوستانی فوجوں کے تازہ حملوں کو ناکام بنا دیا گیا۔

جاپان کی موجودہ حکومت کے مستعفی ہونے کی وجہ رشوت ستانی کا سنگین الزام

ٹوکیو ۹ اکتوبر۔ جاپان کی موجودہ حکومت کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے جاپان میں سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن مبصرین کا خیال ہے کہ عنقریب ایک نئی مخلوط حکومت قائم کر دی جائے گی۔ اگرچہ پرانی حکومت نے اسلئے استعفیٰ دیا ہے کہ اسکے بعض ممبران کے خلاف رشوت ستانی کے الزامات تھے۔ لیکن عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اسکی اصل وجہ یہ تھی کہ ان کو جاپان کی اسمبلی میں فیصلہ کن اکثریت حاصل نہیں تھی۔ مستعفی ہونے والے سیاستدانوں پر ایک سنگین الزام ہے اور وہ یہ کہ از سر نو آبادکاری کے مالیاتی بنک نے ایک کیمیاوی کھاد بنانے والی کمپنی کو ۲۸۶۷۰۰۰۰۰ ین (جاپانی سکہ) کا قرض دیا تھا۔ یہ قرض کمپنی کے سرمایہ کی نسبت دس گنا زیادہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس رقم میں سے کم از کم ۱۰۰۰۰۰۰۰ ین غائب کر دیئے گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس رقم کو رشوت میں ہضم کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ناکہ بندی برلن کیلئے ایندھن کی فراہمی

برلن ۹ اکتوبر۔ برلن کے ان باشندوں کے لئے جو ناکہ بندی کی وجہ سے مجبور ہو کر رہ گئے ہیں برلن کے مغربی علاقوں میں ایندھن جمع کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جنگلوں سڑکوں اور باغات میں سوکھے ہوئے درخت بکثرت کاٹے جا رہے ہیں۔ موسم سرما کی آمد کی وجہ سے ایندھن فراہم کرنیکی مہم [illegible]

پاکستان کے وزیر مختار کی شاہ ابن سعود سے ملاقات

جدہ ۹ اکتوبر۔ پاکستان کے سفیر مقیم قاہرہ حاجی عبدالستار اسحاق سیٹھ نے آج جدہ پہنچکر سعودی عرب میں پاکستان کا وزیر مختار مقرر ہونے کے کاغذات شاہ عبدالعزیز ابن سعود کی خدمت میں پیش کئے۔ خاص اس رسم کی ادائیگی کے لئے شاہ ابن سعود مکہ معظمہ سے جدہ آئے تھے۔ شاہی محل میں سفارتی کاغذات پیش کرنے کے بعد حاجی عبدالستار اسحاق سیٹھ نے سعودی عرب کی حکومت و باشندوں کو پاکستان کی حکومت کی طرف سے کامل تعاون کا یقین دلایا۔ اس تقریب کے خاتمہ پر شاہ ابن سعود نے قائد اعظم کی وفات پر [illegible] رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ قائد اعظم کی وفات سے ساری دنیائے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ میری حکومت مملکت پاکستان کو ہر ممکن امداد دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

کشمیر کمیشن کی رپورٹ

جنیوا ۹ اکتوبر۔ خیال ہے۔ اتحادی قوموں کا ہندوستان پاکستان کمیشن دس بارہ دن میں اپنی رپورٹ سلامتی کونسل میں پیش کر دیگا وہ اپنی رپورٹ کا تہائی حصہ تیار کر چکا ہے جو قضیہ کشمیر کے پس منظر اور کمیشن کے ابتدائی کام سے تعلق رکھتا ہے۔

سرینگر میں گائے کی قربانی ممنوع قرار دیدی گئی

سری نگر ۹ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت نے سرینگر میں گائے کی قربانی ممنوع قرار دیدی ہے۔ بغیر اجازت نامہ حاصل کئے کوئی شخص گائے کی قربانی نہیں کر سکتا۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس میو ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تیس لاکھ دس ہزار ایکڑ زمین کو آباد کرنے کی تجویز

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ

ماہرین کا اندازہ ہے کہ دنیا میں اس وقت خوراک کی کمی ہے۔ اور خوراک کی کمی سے بڑھ کر روغنیات کی قلت دنیا کیلئے موجب تکلیف ہو رہی ہے۔ صرف برطانیہ میں روغنیات کی قلت کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ پندرہ لاکھ ٹن مونگ پھلی سالانہ سے نکالا ہوا تیل برطانیہ کی کمی کو بمشکل پورا کرتا ہے جو اسے اس وقت درپیش ہے۔ نیروبی روٹری کلب میں تقریر کرتے ہوئے فوڈ منسٹر نے کہا ہے کہ اگر سال پہلے ہم یہ سکیم شروع نہ کرتے تو ہم اب اسے شروع کرتے اور مجبور ہوتے کہ یہ انتہائی تنگی کا زمانہ بعض لوگوں کے نزدیک چار یا پانچ سال تک رہے گا۔ لیکن ماہرین اور تجربہ کار طبقہ کے خیال میں روغنیات کی تھوڑی بہت کمی آئندہ دس سال سے بیس سال تک ضرور رہے گی۔ دوسری طرف افریقن نو آبادیات علی الخصوص مشرقی افریقہ کے علاقوں کی یہ حالت ہے کہ آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور پیداوار میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہو رہا۔ مشرقی افریقہ میں کھیتی باڑی اور زراعت کے لئے جو ذرائع یا طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ بات بالکل یقینی ہے کہ اس سے قطعی طور پر پیداوار میں اضافہ نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ آئندہ چند سالوں میں مشرقی افریقہ کو بہت بڑے قحط کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سب سے بڑی مشکل موجودہ کھیتی باڑی کے طریقوں میں یہ ہے کہ عام طور پر لوگ پرانے اور ابتدائی ذرائع کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں [illegible] کدال اور بیلچہ کو۔ جس کی وجہ سے رقبہ زیادہ کاشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور بار بار اس محدود رقبہ میں لمبے عرصہ سے زراعت کی جا رہی ہے۔ اور پھر اس محدود رقبہ میں سے فصل لینے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس کی زرخیزی بڑھانے کے لئے کھاد وغیرہ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ اندریں حالت یہ توقع رکھنی کہ موجودہ صورت حالات بڑھتی ہوئی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے میں کسی طرح ممد و معاون ہو سکیں گی خود کشی کے مترادف ہے۔ گذشتہ دنوں گورنر کینیا کالونی مسٹر فلپ مچل نے اپنے [illegible] مضمون میں اس تکلیف دہ [illegible] کو واضح کرتے ہوئے یہاں تک لکھا [illegible] اگر چند ایک یورپین فارم نہ ہوتے تو اس علاقہ کو باہر سے بہت زیادہ خوراک منگوانی پڑتی۔ اور موجودہ حالات میں یہ ملک بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ہرگز ہرگز خود کفیل نہیں ہو سکتا۔ جب تک قدیم طریق کاشت کی بجائے نئے ذرائع کو اختیار نہیں کیا جاتا۔

پھر انگلستان کی مالی مشکلات میں گذشتہ عالمگیر جنگ نے جو اضافہ کیا ہے اور اسے بے انتہا قرض کے بوجھ کے نیچے لا ڈالا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ہندوستان سے انگریزوں کے چلے آنے اور جنگ کے ختم ہونے پر ہزاروں اور لاکھوں نفوس کے بے کار ہو جانے سے حکومت کو نئی اور تکلیف دہ مسائل سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے بڑی سوچ و فکر کے بعد مشرقی افریقہ میں گراؤنڈ نٹ سکیم جاری کی ہے۔ اس سکیم نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ خود انگلستان کے رہنے والے اور مشرقی وسطی اور جنوبی افریقہ کے لوگوں کے لئے یہ سکیم کئی وجوہ کی بنا پر اعجوبہ بنی ہوئی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ سکیم جس کی مختصر تفصیل میں آئندہ سطور میں انشاء اللہ واضح کروں گا۔ دنیا کو بے وقوف بنانے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ بعض کے نزدیک اس سکیم کو اختیار کر کے حکومت نے بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں حکومت اور بھی زیادہ مالی مشکلات میں مبتلا ہو جائے گی۔ جبکہ کروڑہا روپیہ برباد ہو جائے گا۔ نفع تو ایک طرف راس المال کی وصولی بھی مشکل ہو جائے گی۔ اور بعض اس سکیم کو اتنا عمدہ خیال کر رہے ہیں کہ اپنے ملکوں میں بھی اسی سکیم کو جاری کرنا چاہتے ہیں۔ ان قیاسات کی بنا پر حکومت برطانیہ کی پارلیمنٹ میں آئے دن سوالات کی بھرمار ہوتی رہتی ہے۔ ادھر لوکل اخبارات میں بھی روزمرہ کا یہ دلچسپ معاملہ بنا ہوا ہے کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا کہ انگلستان کے پارلیمنٹ کے ممبروں وزیروں اور نائب وزیروں میں سے کوئی نہ کوئی مشرقی افریقہ بھاگا بھاگا نہ آتا ہو۔ اور اس سکیم کو موقعہ پر خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا نہ چاہتا ہو۔ چنانچہ گذشتہ مہینہ انگلستان کے وزیر خوراک Mr Strachey ٹانگانیکا آئے جہاں پر اس سکیم کے مطابق اس وقت کام ہو رہا ہے۔ اور تمام حالات کا مشاہدہ بڑے غور و فکر کے ساتھ خود کیا۔ واپس انگلستان جاتے ہوئے وہ اس یقین کے ساتھ گئے کہ گویا سکیم یقینی طور پر فائدہ مند ہے۔ اور جن مقاصد ظاہری و مخفی کے پیش نظر اسے شروع کیا گیا ہے وہ ضرور حاصل ہوں گے صرف یہی نہیں کہ یہ چار پانچ سال کا کھیل ہوگا بلکہ کئی نسلیں اس سکیم سے فائدہ اٹھائیں گی۔

اس سکیم کے مطابق حکومت برطانیہ نے مشرقی افریقہ کے علاقوں میں تیس لاکھ دس ہزار ایکڑ زمین کو آباد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ سارا رقبہ ایک سو سات حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ایک حصہ ([illegible]) تیس ہزار ایکڑ پر مشتمل ہوگا ان میں سے اسی حصے ٹانگانیکا میں۔ دس کینیا کالونی میں اور سترہ ناردرن روڈیشیا میں زیر کاشت ہوں گے اس سارے رقبہ میں کاشتکاری کے لئے نئے ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔ یعنی مشینری کو استعمال کیا جائے گا۔ اور کدال و بیلچہ کو کالعدم کیا جائے گا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۵۱ء تک اتنا رقبہ آباد کر دیا جائے گا کہ کم سے کم چھ لاکھ ٹن مونگ پھلی سالانہ ضرور نکل سکے۔ بلکہ سائنٹیفک طریقوں کو اختیار کر کے امید کی جاتی ہے کہ آٹھ لاکھ ٹن تک سالانہ پیداوار حاصل کی جا سکے گی۔ فی ایکڑ ۸۵۰ پونڈ سے لے کر ۱۲۲۰ پونڈ وزن تک کی مونگ پھلی حاصل کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے

اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو کروڑ چالیس لاکھ پونڈ چھ سال میں فراہم ہوں گے۔ یہ ابتدائی اندازہ تھا۔ لیکن اب جبکہ کام شروع ہو چکا ہے۔ نئی نئی مشکلات سامنے آتی ہیں۔ اور پہلے سال کا مجوزہ پروگرام پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور اخراجات زیادہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اب یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ کل خرچ چھ سال میں اصل اندازہ سے دوگنا ہوگا۔ یعنے پانچ کروڑ پونڈ کے قریب کام کرنے والے مزدور جبکہ یہ سکیم جوبن پر ہوگی کم از کم ۲۵ پچیس ہزار افریقن درکار ہوں گے۔ اور جب سارا رقبہ زیر کاشت ہو جائے گا۔ تو علاوہ کھیتی باڑی کے کام کے دوسری ضروریات کے لئے جو مزدور اور کاریگر رکھے جائیں گے ان سب کو شامل کر کے یہ تعداد تیس ہزار ایک سو افریقن پر مشتمل ہوگی۔ یورپین ابتدائی کام کے لئے یعنے علاقہ کو جنگل سے صاف وغیرہ کرانے کے لئے شروع میں پانچ سو درکار ہوں گے۔ اور مستقل کام کے لئے بعد میں جن میں ڈاکٹر تحقیقی ضروریات کے لئے سرویئر وغیرہ شامل ہیں سات سو پچاس کے قریب ہوں گے۔ (باقی)

انگریزی ترجمۃ القرآن کے دیباچہ کا اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہو گیا

جن دوستوں نے اس کتاب کی پیشگی قیمت ادا کی تھی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ تا انہیں کتاب بذریعہ ڈاک بھیجی جائے۔ پہلے اس کی قیمت چار روپے رکھی گئی تھی۔ لیکن بعد میں اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے پانچ روپیہ کر دی گئی تھی۔ لیکن اب اس خیال سے کہ اس کتاب کی اشاعت زیادہ ہو۔ پھر چار روپیہ قیمت کر دی گئی ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ جو ۱۲/ ہے۔ چونکہ یہ کتاب قلیل تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اور بہت سے احباب نے اس کی قیمت پیشگی ادا کر دی ہوئی ہے۔ اس لئے جو دوست اس قیمتی اور مفید کتاب کو حاصل کرنا چاہیں۔ وہ جلد قیمت پیشگی بھیج کر منگوالیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

جلال الدین شمس قائمقام ناظر تالیف و تصنیف

بخیریت پہنچنے کی اطلاع

لنڈن ۸ ستمبر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد فضل لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم۔ اور ڈاکٹر میجر محمد رمضان صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ!

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے دو بھائی محمد لطیف صاحب اور عبد الخالق صاحب اور ایک ہمشیرہ کئی دن سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ملک محمد دین خادم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

(۲) میری لڑکی اور میری زوجہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ اب انکو سول لیڈی ہسپتال سرگودھا میں داخل کیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حافظ مستری عبد الرحیم شاہ پور صدر

الفضل روزنامہ
۱۰ اکتوبر ۱۹۴۸ء

دورنگی

کسی ملک میں اسلامی شرعی حکومت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی۔ جب تک اس ملک کے جمہور انسان اسلامی شریعت کے پابند نہ ہوں۔ اور ارباب حل وعقد بھی اسلامی معیار کے مطابق صالح اور دیندار نہ ہوں۔

یہ صرف اسلامی حکومت کا ہی خاصہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی ملک میں بھی کسی ایک خیال کے لوگوں کی حکومت قائم نہیں ہوسکتی۔ جب تک عوام کا ایک بہت بڑا حصہ اس فریق کے اصولوں پر ایمان نہ لے آئے۔ اور اس کے لیڈر بھی وہی ہوسکتے ہیں۔ جو ان اصولوں کے عملی طور پر پابند ہوں۔ اور ان اصولوں کے فروغ کے لئے اپنی تمام جدوجہد وقف نہ کر دیں۔ روس میں اس وقت اشتراکی حکومت کا دور دورا ہے۔ کیا یہ یونہی چند آدمیوں کے کہنے سے یا چند آدمیوں کے مطالبات سے قائم ہوگئی ہے۔ کوئی بھی انسان جس کے دماغ میں تھوڑی سی بھی عقل ہے اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کہ روس میں اشتراکی حکومت محض چند آدمیوں کے مطالبہ پر بن گئی ہے۔ اسی طرح تمام دیگر ممالک کی حکومتوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوجائیگا کہ جو پارٹی ملک میں سب سے زیادہ پیرو رکھتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں سب سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہے۔ وہی برسرحکومت آتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک شخص ہی پہلے نیا خیال لے کر اٹھتا ہے۔ وہ اپنے خیال کی تبلیغ کرتا ہے۔ پہلے کچھ لوگ جو اسکے ہم خیال ہوتے ہیں۔ وہ اسکے ساتھ آکر مل جاتے ہیں۔ پھر اور لوگ آکر مل جاتے ہیں۔ اس طرح وہ شخص جو پہلے اکیلا تھا۔ اب اس کے ساتھ ایک جماعت ہوجاتی ہے۔ یہ سلسلہ اگر بڑھتا چلا جائے۔ اور اس قدر طاقت حاصل کرے۔ کہ ملک میں اس جماعت کے حامی دوسری تمام جماعتوں کے حامیوں سے بڑھ جائیں تو اس کا اثر ملک میں بڑھ جاتا ہے۔ اور آخر حکومت پر بھی وہی جماعت قابض ہوجاتی ہے

جمہوری طرز حکومت کی تاریخ میں آج تک دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ملک میں ایسی حکومت قائم ہوئی ہو۔ جس کے عوام کی اکثریت عملی طور پر ان اصولوں کی پابند نہ ہو جن اصولوں پر حکومت کی بنیاد رکھی گئی ہو۔ اول تو ایسا ہونا ہی ناممکن ہے۔ اور اگر کسی طرح ایسا حادثہ ہو بھی جائے۔ تو ایسی حکومت ایک منٹ کے لئے بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حکومت ایک یا دو شخصوں کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جب تک کسی حکومت کے چلانے والے تمام کے تمام عملاً ان اصولوں کو چلانے کے لئے دل وجان سے تیار نہ ہوں۔ یہ سلسلہ کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ ایسی حکومت کی مثال اس مشین کی طرح ہوگی جس کے ایک یا دو پرزے تو مطابق ہوں۔ لیکن باقی تمام پرزے مختلف دوسری مشینوں کے اس میں یونہی ٹھونس دیئے گئے ہوں۔

یہ تو دنیاوی حکومتوں کا حال ہے۔ مذہبی حکومت قائم کرنے کے لئے تو ایسی اکثریت کی ضرورت ہے۔ جس میں دنیاوی حکومت کے قائم کرنے والوں سے کہیں زیادہ ایمانی اور عملی کمال موجود ہو۔ کیونکہ اس میں انسان صرف دنیا کے سامنے ہی جواب دہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس ہستی کے سامنے بھی جواب دہ ہوتا ہے۔ جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اور جو تمام کائنات کا منبع ہے۔

جو کچھ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس سے یہ نتیجہ نکالنا بھی مشکل نہیں۔ کہ اگر کسی ملک میں کسی جماعت کی اکثریت ہوجائے۔ تو خود بخود وہ جماعت برسراقتدار آجائے گی۔ یہ ایک واضح بات ہے۔ کہ جمہوری ممالک میں صرف اکثریت ہی کی حکومت قائم ہوسکتی ہے۔ کوئی اقلیت برسر اقتدار آہی نہیں سکتی۔ بہت سی اقلیتیں مل کر اکثریت کو کچھ عرصہ کے لئے تنگ تو کر سکتی ہیں۔ لیکن آخر میں اکثریت ہی کامیاب رہتی ہے بشرطیکہ وہ اپنی اکثریت کو قائم رکھے۔

ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں خود اسلام ہی کی ابتدائی تاریخ سے ہم یہ حقیقت معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ کوئی جماعت خواہ وہ کتنی ہی نیک اور صالح کیوں نہ ہو جمہوریت کے اکثریت والے اصول کے خلاف کبھی برسر اقتدار نہیں آسکتی۔ مکہ معظمہ میں اسلام کے ابتدائی دور میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صالحین کی ایک چھوٹی سی جماعت موجود تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی اور عملی زندگی بہت سے بعد میں آنے والوں سے نہایت بلند تھی۔ لیکن اسکے باوجود اس صالح ترین جماعت کو کوئی اقتدار حاصل نہ تھا۔ اور مسلمانوں کی مکہ معظمہ کے اس ابتدائی دور کی زندگی جن مصائب وآلام میں بسر ہوتی تھی۔ وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں ہے۔ حالانکہ مکہ میں کوئی باقاعدہ حکومت قائم نہ تھی۔ اور جو ڈھیلا ڈھالا سا انتظام وہاں قائم تھا۔ اس کے مقابلہ میں بھی چند صالحین بے دست وپا تھے۔ اور آخر تنگ آکر وہاں سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خود سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہجرت کرنی پڑی۔ مگر مدینہ منورہ میں پہونچکر وہی جماعت برسراقتدار آگئی۔ کیوں اسلئے کہ یہاں مہاجر اور انصار ملکر ایک اکثریت بن گئے۔ اور مسلمانوں کی حکومت کی بنیاد پڑ گئی۔ جو بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھی کہ سارے عرب پر اس کا اقتدار ہو گیا۔

مسلمانوں کو یہ عظیم الشان اسلامی حکومت کسی حکومت سے مطالبات کرنے سے حاصل نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ اس حکومت کے قیام کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس حکومت کے ہیڈ سے لے کر ادنےٰ کارکن تک ان اصولوں کے عملی طور پر پابند تھے۔ جن اصولوں پر اس کا قیام تھا۔ صرف حکومت کے کارکنوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس حکومت کا ہر شہری ان اصولوں کا زندہ مجسمہ تھا۔ اس حکومت کے قیام کے لئے نہ تو کسی سے مطالبہ کرنا پڑا۔ اور نہ کسی کی نافرمانی اور بغاوت کرنی پڑی۔ بلکہ اس کا قیام صرف اشاعت اسلام اور عوام کی ذہنیت کو اسلامی اصولوں کے قبول کرنے کے لئے تیار کرنے ہی سے ممکن ہوا۔ اس حکومت کا قیام اسی طرح قدرتی طور پر ہوا جس طرح آم کے پودے سے آم لگتے ہیں۔ یا گلاب کے پودے سے گلاب کے پھول۔

قدرت کا یہ ایک اٹل قانون ہے۔ جس کی خلاف ورزی کبھی کوئی صحیح نتیجہ پیدا نہیں کرسکتی جو شخص یا جو گروہ قدرت کے اس قانون سے الگ ہوکر چلنے کی کوشش کرے گا۔ ضرور ہے کہ اس کے راستہ میں ایسے مقامات آئیں۔ جہاں اس کا پھسلنا رک نہ سکے۔ خواہ اسکے عزائم اور خواہشات کتنی ہی صالح کیوں نہ ہوں۔

اسکی زندہ مثال ہم آج پاکستان میں دیکھتے ہیں۔ ایک جماعت اپنا مقصد یہ بیان کرتی ہے۔ کہ وہ پاکستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ چاہتی ہے۔ بے شک یہ مقصد نہایت نیک ہے۔ اور پاکستان ہی کیا دنیا میں کوئی نام کا مسلمان بھی اس مقصد کی مخالفت نہیں کرسکتا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے جو طریقہ اس جماعت نے اختیار کیا ہے۔ وہ نہ صرف اسلامی روایات ہی کے خلاف ہے۔ بلکہ جمہوری اصولوں کے بھی صریح منافی ہے۔

اس غلط روش کا نتیجہ وہی ہوا ہے۔ جو ہونا چاہیئے تھا۔ ایک طرف تو یہ جماعت کہتی ہے۔ کہ موجودہ حکومت پاکستان لادینی حکومت ہے۔ اس لئے اس سے وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف بیان جاری ہو رہے ہیں۔ کہ ہم پاکستان کے دفاع اور اسکی مضبوطی کے لئے ہمہ تن جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور اے۔ آر۔ پی اور دوسرے دفاعی انتظامات میں پوری طرح حکومت کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

ہم اس معمہ کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ ان دونوں باتوں کو کس نازک خیالی سے تطابق دیا جاسکتا ہے۔ کسی حکومت سے وفاداری کے معنے یہی ہیں کہ اس حکومت کے مفاد کے خلاف کوئی فعل نہ کیا جائے۔ یہاں یہ جماعت ہمیں بتاتی ہے۔ کہ وہ عملاً نہ صرف موجودہ لادینی حکومت کے خلاف ہی کچھ نہیں کرتی بلکہ اس کے احکام کی پابندی بھی بڑے انہماک سے کرتی ہے۔

یہ قول وفعل کا تضاد اس وجہ سے ہوا ہے کہ اس جماعت نے پاکستان میں شرعی حکومت قائم کرنے کا غیر قدرتی اور خلاف فطرت طریقہ اختیار کیا ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ جماعت ملک میں صالح لوگوں کی مجارٹی پیدا کرتی۔ اور عوام میں حقیقی مسلمانوں کی اکثریت بناتی۔ اس نے موجودہ حکومت سے الجھنا شروع کر دیا۔ اور اپنے خواہشاتی فکر کو اتنا بلند کیا۔ کہ جہاں پہونچنا خود اس جماعت کے اپنے لئے بھی ناممکن ہوگیا۔ آخر سوال ہوسکتا ہے۔ کہ جب موجودہ حکومت لادینی ہے۔ تو اس کے احکام کی پابندی آپ خود اپنے اصولوں ہی کس طرح جائز قرار دے سکتے ہیں۔ حکومت اگر اسلامی اصولوں سے ہٹی ہوئی ہے۔ تو آپ کیوں ہٹ گئے ہیں۔ کیا اسکے یہ معنے نہیں سمجھے جاسکتے۔ جیسا کہ کہتے ہیں ؎

چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

یقیناً اگر اس جماعت نے اسلامی شریعت کے نفاذ کا صحیح طریقہ اختیار کیا ہوتا۔ تو آج اسکے افراد کو اس قسم کے بیان نہ دینے پڑتے۔ جو اس کے ان اصولوں کے خلاف ہیں۔ جن کی اشاعت وہ گزشتہ آٹھ نو سالوں سے کر رہی تھی۔

کیا یہ عجیب وغریب بات نہیں ہے۔ کہ آج ہی اس جماعت کے وقتی امیر تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ جماعت کے ایک جلسہ کی قرارداد یہ ہے کہ اسکے ارکان ملک کی حفاظت کے لئے خود بھی تیار ہوں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تیار کریں۔ اور آج ہی یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے۔ کہ اس جماعت کا ایسا لٹریچر پکڑا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا۔ کہ مسلمانوں کے لئے موجودہ حکومت کی فوج کی نوکری حرام ہے ؎

اس چمن میں پیرو بلبل ہو یا تلمیذ گل
یا سراپا نالہ بن جا یا نوا پیدا نہ کر

پاکستان میں احمدی

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب

(۳)

پاکستان میں احمدی

صاحب مکتوب آخر میں رقمطراز ہیں:۔

"جلد سے جلد اس فتنہ حسن بن صباح سے پاکستان کو پاک کرنا (اگر پاکستان کو سلطنت اسلام کی حیثیت سے باقی رکھنا ہی) لازم و لابد ہوگا۔ ورنہ لازم ہے کہ فرقہ قادیانیہ اپنے باطل عقیدہ نبوت سے تائب ہو کر امت محمدیہ سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑے"۔

اول تو مکتوب نویس جماعت احمدیہ کی کسی ایسی سیاسی پالیسی کو پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں (درآنحالیکہ انہوں نے مودودی پارٹی۔ خان عبد الغفار خان کی پیپل پارٹی اور اشتراکی پارٹی کا سیاسی رنگ میں جائزہ لیا ہے) جس سے یہ ثابت ہو کہ جماعت احمدیہ "پاکستان کے دستور اساسی اور وجود ہی کی منکر اور مخالف رہی ہے۔ اور پاکستان سٹیٹ کی وفادار نہیں"۔

کیونکہ بقول ان کے صرف "ایسی جماعت کو پاکستان میں زندہ رہنے اور کام کرنے کا حق نہیں"۔

فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی طرف سے جو ازروئے قرآن مجید حکومت وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کا دم بھرنا اپنا فریضہ سمجھتی ہے کسی ایسی سیاسی پالیسی کا اظہار ہونا جس میں حکومت کی ناجائز مخالفت اور اسٹیٹ سے غداری کا شائبہ پایا جائے محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن پھر اس آواز کی تائید میں کہ "جماعت احمدیہ" سے پاکستان کو پاک کرنا لازم و لابد ہوگا"۔

آپ پاکستان کے قیام بحیثیت سلطنت اسلام کی آڑ لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ پاکستان کے لئے ایک انتہائی ناعاقبت اندیشانہ تجویز ہے۔ جو مکتوب نویس کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ کیا سلطنت اسلام کا یہی تقاضا ہے۔ کہ محض جہالت اور غلطی پر مبنی الزامات اور منسوب کردہ اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی جماعت کے خلاف حکم صادر کر دیا جائے قطع نظر اس کے کہ مکتوب نویس نے جماعت احمدیہ کے مذہب اور عقیدہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سراسر بے بنیاد اور غلط ہے۔ اور اوپر ان امور کی اچھی طرح وضاحت کر دی گئی ہے۔ اسلام سے زیادہ تحمل اور مذہبی آزادی کی تعلیم دینے والا دنیا میں اور کونسا قانون ہے؟ اگر ہم پاکستان کو سلطنت اسلام کی حیثیت سے قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ مذہبی اختلاف کی بناء پر پاکستان میں جماعتوں کے وجود کو مٹایا جا سکتا ہے۔ کیا دنیا میں اسلامی سلطنت کا یہی شیوہ رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کے تحت عیسائیوں۔ یہودیوں۔ ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں نے زندگیاں بسر نہیں کیں۔ اگر ایک اسلامی سلطنت کا یہ شیوہ ہرگز نہیں ہو سکتا تو یہ آج پاکستان کو سلطنت اسلام کا نام دے کر کیا سبق دیا جا رہا ہے۔ اور کیا اس طرح پاکستان میں بسنے والے مختلف افراد اور جماعتوں میں بے اطمینانی اور بد اعتمادی کی لہر نہیں دوڑ جائے گی؟

پھر کہا گیا ہے کہ

"ورنہ لازم ہے کہ فرقہ قادیانیہ اپنے باطل عقیدہ سے تائب ہو کر امت محمدیہ سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑے"

گویا صاحب مکتوب کے نزدیک کسی غیر مذہب کے فرد یا جماعت کے لئے پاکستان میں رہائش کی یہی صورت ہے کہ وہ چار و ناچار امت محمدیہ سے مل جائے۔ دوسرے الفاظ میں کہ "مسلمان" ہو جائے۔ ورنہ اس کے وجود کو مٹا دینا چاہیئے کیونکہ اصولی لحاظ سے یہ الفاظ امت محمدیہ سے مذہبی اختلاف رکھنے والے تمام باشندگان پاکستان پر چسپاں ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی سلسلہ احمدیہ کو فتنہ حسن بن صباح سے تشبیہ دی گئی ہے۔ لیکن کیا اسلام کی طرف سے کفر اور ادیان باطلہ کا مردانہ وار مقابلہ کرنا اور تمام دنیا میں تبلیغ کا کام کرنا ابن صباحیت ہے۔ اگر ایسا ہے تو کاش مسلمان سمجھیں کہ ایسی ابن صباحیت میں ہی انکی مشکلات کا حل اور ان کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ اگر مسلمان اس راز کو بھلا نہ دیتے۔ اور منکروں اور مخالفوں کو اپنے اندر جذب کر لیتے۔ تو آج عالم اسلام پر یہ نازک گھڑیاں نہ آتیں۔ مسلمان اپنے غلبہ کے دور میں تبلیغ سے غافل ہو گئے۔ اور پسماندہ قوموں نے ترقی کا یہ گر سیکھ لیا۔ اور آج وہی پسماندہ ایک وقت میں مسلمانوں کی غلام قومیں طاقت پکڑ چکی ہیں۔ اور مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہی ہیں۔ اگر ہم شروع میں ہی ان قوموں کو مسلمان بنا چکے ہوتے۔ تو یہ آج ہماری مخالف اور ہماری دشمن ہونے کی بجائے ہماری دوست۔ اور ہمارے کاموں میں مدد و معاون ہوتیں۔ لیکن رونا تو یہ ہے۔ کہ اپنے فرض یعنی تبلیغ اور اشاعت اسلام سے غافل ہونا تو ایک طرف رہا۔ اگر مسلمانوں میں سے ایک جماعت باوجود ظاہری لحاظ سے کمزور اور قلیل التعداد ہونے کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ تو اپنے تئیں مسلمان کہلانے والے ہی اس سے دشمنی اور مخالفت کا مظاہرہ کرنے لگ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے یہ مضمون بحث کی طرح ڈالنے کے لئے نہیں لکھا۔ اور نہ ہی کسی کے ذاتی خیالات کو اعتراض کا نشانہ بنانے کی نیت رکھی ہے۔ بلکہ ملک کے ایک ذمہ دار اور کثیر الاشاعت اخبار نے قابل توجہ قرار دے کر ایک تعلیم یافتہ صاحب کے جن افکار کو پیش کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ان میں جماعت احمدیہ کی طرف سراسر بعید از حقائق امور کو منسوب کیا گیا ہے۔ اور اس پُرامن اور حکومت وقت کی ہر حال میں وفادار اور دین کی بے لوث خدمت کرنے والی مسلمانوں کی واحد جماعت کے متعلق بعض ایسے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو اصولی لحاظ سے پاکستان کے حق میں بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے

آخر میں میں حکومت پریس اور عوام کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ یہ لازمی قرار دے دیا جائے۔ کہ کوئی صاحب جب کسی جماعت کے عقائد پر بحث کرنا چاہیں۔ تو وہ اس جماعت کے مستند لٹریچر کا حوالہ دے کر ایسا کریں۔ صرف سنی سنائی باتوں اور اپنے قیاسات پر بھروسہ نہ کریں۔ اس طرح بہت سی بے بنیاد باتوں کا اس جماعت کی طرف منسوب ہو جانا ناممکن ہے۔ اور ایک دوسرے کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیل کر ملک اور ملت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبت کی آنکھ پیدا کرو

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو۔ تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔ محبت ایک ایسی شے ہے کہ انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ پھر وہ وہ دیکھتا ہے۔ جو پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ وہ وہ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے۔ اس کے حاصل کرنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا۔ تب بھی ایک نقص تھا۔ اور یا سامان تو ہوتا۔ لیکن استعدادیں نہ ہوتیں مگر نہیں یہ بات بھی نہیں ہے۔ استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا"۔ (الحکم ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حج اور عیدِ قربان

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل واقفِ زندگی

عظیم الشان مذہب کی عظیم الشان تقریبات میں حج اور عید قربان کی تقریب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور اس قومی عبادت کے ساتھ اسلام کی وسیع تاریخ وابستہ ہے۔ بظاہر تو حضرت ابراہیمؑ ہاجرہؓ اور اپنے اکلوتے معصوم بچے اسمٰعیلؑ کو لے کر اس لئے نکلے کہ سارہ نے اس پر اصرار کیا تھا۔ لیکن دراصل اس سفر میں الٰہی اشارہ حضرت ابراہیمؑ کی رہنمائی کر رہا تھا۔ اور قدرت کا منشاء تھا کہ ہمیشہ کی زندگی کے مرکز یعنے بیت العتیق کو جس کی بنیادیں ریت کی تہوں میں اپنی صدیوں کی تاریخ چھپائے ہوئے تھیں۔ پھر سے تعمیر کیا جائے چلتے چلتے جب وہ جگہ آئی جو اس چھوٹے سے قافلہ کی منزل مقصود تھی۔ اور الہام الٰہی میں بتائے ہوئے قرائن سے حضرت ابراہیمؑ نے بھانپ لیا کہ وہ یہی جگہ ہے۔ تو آپ نے ہاجرہؓ اور اس کے ننھے بچے کو وہاں چھوڑ دیا۔ اور آپ پچھلے پاؤں واپس ہونے لگے۔ یہ جگہ جس نے روحانی زندگی کا مرکز بننا تھا اس وقت تو جسمانی زندگی کے آثار سے بھی یکسر خالی تھی۔ یہ بے آب وگیاہ وادی کیونکر زندگی بخش سامان کی حامل ہوگی؟ ابراہیمؑ بھی حیران تھے۔ اور ہاجرہ بھی اس حیرانی میں آپ کے ساتھ شریک تھیں۔ اس عالم حیرت میں ہاجرہ ابراہیمؑ کی طرف بڑھیں موت کی سی خاموشی تھی۔ اچانک اس میں سے ایک آواز سنائی دی۔ "آپ ہمیں یہاں کیوں چھوڑے جا رہے ہیں۔ کیا یہ خدا کا حکم ہے" حضرت ابراہیمؑ اس وقت سراپا جذبات تھے بولنے کی سکت نہ تھی۔ اشارہ سے جواب دیا۔ ہاں خدا کا منشاء یہی ہے۔ ہاجرہ سمجھیں اور انہوں نے کہا "اذاً لا یضیعنا" تو پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ یہ کہا اور فوراً اپنے بچے کے پاس واپس آگئیں حضرت ابراہیمؑ جا چکے تھے۔ اور اب جنگل میں صرف یہ دو وجود تھے۔ اللہ کے رحم پر اور حضرت اسی کے فضل کی امید میں اب پھر وہ کیونکر ضائع کئے جا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رکھا۔ اور وہ تمام سامان مہیا کئے جو ان کی زندگی کے لئے ضروری تھے جیسے کئے؟ اس کے اعادے آپ کو تاریخ کے اوراق میں مل جائیں گے۔ یہ پہلا امتحان تھا جس میں حضرت ابراہیمؑ کامیاب ہوئے۔ لیکن صرف ایک امتحان کافی نہ تھا۔ ابھی کئی اور ابتلاء مقدر تھے۔ اس لئے دوسرے امتحان کی طرح ڈالی جانے لگی۔ آپ نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے پلوٹھے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں ان دنوں وہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو دیکھنے اس وادی غیر ذی ذرع میں آتے ہوئے تھے۔ حضرت اسمٰعیل بھی اتنے بڑے ہو چلے تھے کہ آپ کے ساتھ اندر باہر جا سکتے تھے۔ کوئی نو دس برس کی عمر ہوگی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا یہ خواب حضرت اسمٰعیل کو سنایا سعادت مند بیٹے نے جواب میں عرض کیا یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۔ ابا جی اس حکم کی تعمیل میں آپ کے لئے روک ہی کیا ہے۔ آپ کا بیٹا آپ کے سامنے حاضر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ یہی سمجھتے تھے کہ اس خواب میں الٰہی منشاء ذبح کرنا ہی ہے۔ اس لئے آپ نے چھری لی۔ اور اپنے بیٹے کو لٹا کر اس کی گردن پر رکھ دی۔ یہ ہو ہی رہا تھا کہ الٰہی الہام نے امتحان میں کامیابی کا آپ کو مژدہ جانفزا سنایا۔ اور اس کے بدلے میں بطور فدیہ ایک دنبہ ذبح کرنے کا ارشاد ربانی نازل ہوا۔ دوسرے امتحان میں بھی ابراہیمؑ کامیاب تھے۔ اور اب آپ پر الٰہی منشاء کا پورا پورا انکشاف ہو چکا تھا۔ اور وہ وقت آپہنچا تھا جبکہ آپ اپنی عدیم المثال قربانی کے عدیم المثال نتائج کے لئے خدا کے حضور دست بدعا ہوں۔ چنانچہ پہلے مقصد کے لئے آپ نے یوں التجا کی رَبَّنَآ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۔ اے میرے رب اس غیر ذی ذرع وادی میں تیرے باعزت گھر کے پاس میں نے اپنی ذریت کو بسایا ہے یہ اس لئے تا وہ تیری رضا اور تیری لقا کو اپنا مقصد زندگی بنائیں۔ لیکن میرے رب زندگی کی بقا کے لئے کچھ ضروریات بھی چاہئیں۔ اے میرے رب تو لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دے۔ اور انہیں قسم قسم کے میوے بطور رزق عطا کر تاکہ یہ لوگ تیری شکر گذاری کو اپنا شیوہ زندگی بنائیں۔ دوسرا مقصد روحانی مرکزیت کا مقصد تھا۔ اس کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عاجزانہ درخواست کی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ اے ہمارے رب تو ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت سکھائے۔ اور ان کے لئے پاکیزگی کے راستے کھولے۔ تو بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ ہے وہ تاریخی حقیقت جس پر حج اور عید قربان کی بنیاد ہے اور ہم حضرت ابراہیمؑ کی ان قربانیوں کی یاد کو تازہ کرنے اور ان برکات سے حصہ لینے کے لئے جو ان قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہیں ہر سال یہ تقریبات مناتے ہیں۔ اور اس عہد کو تازہ کرتے ہیں جس کی ہر مسلمان اپنے اوپر ذمہ داری لے چکا ہے۔ لیکن ان ذمہ داریوں سے کما حقہ عہدہ برآ ہونے کے لئے اسلام نے چند ہدایات دی ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان ہدایات کو اختصار کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کریں۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَآ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حج

اگرچہ اپنی تاریخی عظمت کے اعتبار سے حج اپنی مثال آپ ہے لیکن جہاں تک کسی خاص جگہ میں اجتماع کا تعلق ہے تمام مذہبی قوموں کے لئے ایسے خاص خاص مقامات ہیں جہاں وہ عقیدت کے جذبات کے ساتھ جمع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ۔ یعنی ہم نے ہر قوم کے لئے ایک مرکزی عبادت گاہ بنائی ہے۔ جہاں وہ عبادت کی نیت سے آتی ہیں۔

حج کے فوائد

نظام حج میں علاوہ الٰہی تسبیح اور عالمگیر فوائد کے جن کی طرف اوپر کی بحث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ بعض بین الملی اور مقامی فوائد بھی ہیں جیسے مثلاً حج کے ایام میں باہمی تعارف اتحاد۔ تمدن میں یکسانیت۔ علمی اور دینی معلومات کے مواقع بڑی آسانی سے میسر آ سکتے ہیں۔ اسی طرح حج کی وجہ سے عرب کی اقتصادی حالت پر بھی نہایت خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ تجارتی گرم بازاری اور خرید و فروخت کی وجہ سے خوب خوب مالی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مقاماتِ حج

۱۔ میقات۔ جو لوگ اکناف عالم سے حج کی نیت سے مکہ جاتے ہیں۔ انہیں خاص مقامات میں پہنچ کر حج کے لئے احرام باندھنا پڑتا ہے۔ بغیر احرام باندھے ان حدود سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں۔ ان مقامات کو میقات کہا جاتا ہے۔ یہ میقات مختلف سمتوں میں ہیں۔ چنانچہ مدینہ والوں کے لئے ذو الحلیفہ میقات ہے۔ یہ مقام مکہ سے کوئی دو سو میل دور جانب مدینہ ہے۔ شام کی طرف سے آنیوالوں کے لئے جحفہ ہے۔ یہ مکہ سے قریباً اسی میل دور ہے۔ نجد کی طرف سے جو لوگ آتیں ان کے لئے قرن المنازل میقات ہے۔ جو مکہ سے اندازاً تیس میل دور ہے۔ یمن کی طرف سے آنے والوں کے لئے یلملم میقات ہے۔ یہ جگہ بھی مکہ سے اندازاً تیس میل ہی دور ہے۔ پاکستان کی طرف سے جانے والوں کا میقات بھی یلملم ہی ہے جب جہاز اس پہاڑی کے مقابل میں پہنچتا ہے تو حاجیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ احرام باندھ لیں۔

۲۔ حرم۔ مکہ کا وہ احول جہاں شکار کھیلنا درخت وغیرہ کاٹنا منع ہے حرم کہلاتا ہے

۳۔ مسجد الحرام۔ وہ مسجد جو کعبۃ اللہ کے اردگرد ہے۔ اسی مسجد میں مقام ابراہیم ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى

۴۔ حطیم۔ یہ بیت اللہ کا ہی حصہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جب اہل مکہ نے کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی۔ تو مالی مشکلات کی وجہ سے انہوں نے اس حصہ کو چھوڑ دیا۔ طواف میں اس حصہ کو بھی شامل کرنا پڑتا ہے۔

(۵) رکن یمانی۔ اگر انسان حجر اسود کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ تو بیت اللہ کا جو کونہ بائیں جانب ہوگا۔ اسے رکن یمانی کہتے ہیں۔ حجر اسود کی طرح اس کا "استلام" بھی حج کے اعمال میں شامل ہے۔

۶۔ صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں ان کے درمیان سات چکر لگانے پڑتے ہیں۔ اسے سعی بین الصفا والمروہ کہا جاتا ہے۔

۷۔ منیٰ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر میدان ہے جہاں آٹھ ذی الحجہ کو حاجی جمع ہوتے ہیں۔ اور حج کا احرام بھی اسی میدان میں کھولا جاتا ہے۔

۸۔ عرفات۔ مکہ سے نو میل دور ایک وسیع میدان جہاں نویں ذی الحجہ کو حاجی جمع ہوتے ہیں۔ اسی دن اس میدان میں پہنچنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

۹۔ مزدلفہ۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدانی جگہ جہاں نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات بسر کرنی پڑتی ہے۔

(۱۰) تنعیم۔ مکہ کے قریب ایک جگہ ہے جو حل میں شامل ہے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کا احرام اسی جگہ سے

باندھتے ہیں تاکہ ایک گونہ سفر کی شرط پوری ہو جائے
۱۱۔ اشہر الحج = شوال۔ ذیقعد اور ذی الحج (کے دس دن) اشہر الحج یعنی حج کے مہینے کہلاتے ہیں ۔ حج کا احرام انہی مہینوں میں باندھنا چاہیئے۔

حج کے ارکان

حج کے تین ارکان ہیں۔ احرام یعنی نیت حج ۔ وقوف عرفہ یعنی عرفات کے میدان میں ٹھہرنا طوافُ الزیارۃ یعنی وُہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد کیا جاتا ہے ۔ وقوف عرفہ کیلئے نویں ذی الحج کا دن مقرر ہے اگر اس دن کوئی شخص عرفات کے میدان میں نہ پہنچ سکے تو اُس کا حج فوت ہو جائے گا۔ اُسے اگلے سال نئے احرام کے ساتھ دوبارہ حج کے لئے جانا ہوگا۔

حج کیسے کیا جائے

جب انسان مالدار ہو۔ تندرست اور سفر کے قابل ہو راستہ پُرامن ہو۔ تو اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے جب وُہ حج کے ارادہ سے جانے لگے تو تمام رشتہ داروں اور دوستوں سے راضی خوشی رخصت ہو۔ اور واپسی تک کیلئے اپنے بال بچوں کی ضروریاتِ زندگی کا بندوبست کرے ۔ جب میقات مثلاً یلملم کے پاس پہنچے تو وضو کرے یا نہائے خوشبو لگائے دو صاف بے سلی چادریں ایک بصورت تہبند اور دوسری بصورت چادر پہنے دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد احرام باندھے یعنی مندرجہ ذیل الفاظ میں حج کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ یعنی ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں تو لاشریک ہے ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ حمد و ثنا کا تو ہی مالک ہے تمام مُلک تیرا ہے تو لاشریک ہے تلبیہ کے بعد انسان محرم ہو جاتا ہے اور اُسے بہت سی ایسی باتوں سے بھی بچنا پڑتا ہے جو عام حالات میں اُس کے لئے جائز تھیں مثلاً خشکی کا شکار خوشبو لگانا۔ بال کٹوانا۔ ناخن اتروانا۔ قمیص یا کوئی سِلا ہوا کپڑا پہننا سر اور چہرہ ڈھانکنا پگڑی باندھنا یا ٹوپی پہننا موزے یا فل بوٹ استعمال کرنا۔ میاں بیوی کے تعلقات کو قائم رکھنا غرض ایسے تمام اُمور سے اجتناب لازمی ہے جو آسائش اور آرام کی زندگی کا لازمہ ہیں۔ عورتیں اپنے استعمال کے کپڑوں میں ہی احرام باندھ سکتی ہیں ان کے لئے بے سلی چادروں کے پہننے کی شرط نہیں احرام کی حالت میں فسق و فجور اور جنگ و جدال تو نہایت ہی مذموم حرکات ہیں عام حالات میں بھی ایک مسلمان سے ایسے شنیع افعال کی امید نہیں کی جا سکتی چہ جائیکہ خدا کے گھر کی زیارت کی نیت سے جانے والا اس قسم کی حرکات کا مرتکب ہو۔

احرام کے بعد ذکر الٰہی درود اور استغفار کثرت سے کیا جائے۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے بلند جگہ پر چڑھتے ہوئے اور اُس سے نیچے اُترتے ہوئے بالالتزام تلبیہ کہے جب مکہ کے قریب پہنچے اور کعبۃ اللہ نظر آئے تو تلبیہ کہتے ہوئے نہایت درد اور توجہ کے ساتھ اپنے بلند مقاصد کیلئے دُعائیں مانگے یہ قبولیتِ دُعا کا خاص وقت ہے پھر جب مکہ میں داخل ہو تو سیدھا مسجد میں جائے تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجرِ اسود کے سامنے کھڑا ہو جائے اور رفع یدین کرتے ہوئے حجر اسود کا "استیلام" کرے یعنی اُسے چومے اور اگر چوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئے اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کرکے اُسے چوم لے اور دھینگا مشتی کر کے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس کے بعد طواف شروع کرے یعنی حجر اسود کی دائیں جانب سے دروازہ کی طرف جاتے ہوئے کعبۃ اللہ کے سات چکر لگائے حطیم والے حصہ کو بھی طواف میں شامل کرے۔ پہلے تین چکروں میں رمل کرے یعنی کسیقدر فخریہ رنگ میں کندھے مٹکاتے ہوئے تیز تیز قدم چلے جب بھی حجر اسود کے پاس سے گذرے تو اُس کا استیلام کرے۔ رکن یمانی کا استیلام بھی مستحسن ہے۔ ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آکر ختم کر دے اسے طواف القدوم کہا جاتا ہے پھر مقام ابراہیم میں جا کر دو رکعت نفل پڑھے۔ یہاں سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کے استیلام کیلئے جائے۔ اس کے بعد صفا پر چڑھے۔ بیت اللہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ اُٹھا کر دعائیں مانگے درود شریف پڑھے تکبیر اور تلبیہ کہے پھر یہاں سے مروہ کی طرف جائے۔ اور اُس پر چڑھ کر اُسی طرح دُعائیں مانگے جس طرح صفا پر اُس نے مانگیں ہیں۔ اس طرح سات چکر لگائے آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ کیونکہ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک جانا ایک چکر شمار ہوتا ہے۔ سعی بین الصفا والمروہ کے بعد وُہ اپنی قیامگاہ میں جا سکتا ہے . . . . . یومُ الترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں جائے نویں کی صبح کو منیٰ سے روانہ ہو کر عرفات کے میدان میں آئے "وادیٔ عُرنہ" کو چھوڑ کر عرفات کا سارا میدان موقف ہے وادیٔ نمرہ میں جو عرفات کا ایک حصہ ہے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھے۔ پھر عرفات کے میدان میں جو اصلی موقف ہے جائے وہاں ذکر الٰہی دُعا اور استغفار میں مشغول رہے جب سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ میں آ جائے۔ یہاں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھے صبح کی نماز سویرے سویرے پڑھ کر جب کچھ روشنی ہو جائے تو واپس منیٰ میں آ جائے۔ یہاں جمرۃ العقبہ کی رمی کرے یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے پہلی کنکری کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کر دے اس کے بعد اگر اُس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو قربانی ذبح کرے ورنہ اپنے بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے حجاج کے لئے عید کی نماز ضروری نہیں پھر اُسی دن یعنی دسویں ذی الحجہ کو مکہ میں آکر بیت اللہ کا طواف کرے اِسے طوافُ الزیارۃ کہتے ہیں۔ اب وُہ کسی لحاظ سے بھی محرم نہیں ہے اور اُس کے لئے وُہ سب اشیاء جائز ہیں جو احرام کی وجہ سے ممنوع تھیں۔ طوافُ الزیارۃ سے فارغ ہو کر وُہ پھر واپس منیٰ میں چلا جائے اور یہیں مقیم رہے گیارہویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمروں (ٹیلوں) کی رمی کرے سب سے پہلے اُس جمرہ کی رمی کرے جو مسجدُ الخیف کے پاس ہے پھر اُس کی جو اس سے متصل ہے اور آخر میں جمرۃ العقبہ کی رمی کرے۔ پھر بارہویں ذی الحجہ کو بھی اسی طرح رمی کرے اِس کے بعد اُسے اختیار ہے چاہے تو تیرہویں تاریخ کو رمی کرنے کے لئے ٹھہر جائے اور چاہے تو فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارہویں تاریخ کی رمی کے بعد کوچ کر آئے اس کے بعد مکہ میں آکر طوافُ الصَّدر کرے اسے طوافُ الوداع بھی کہتے ہیں۔ اِس سے فارغ ہو کر زمزم کا پانی پیئے دہلیزِ کعبہ کو چومے ملتزم یعنی حجر اسود اور دروازہ کے درمیان کا جو حصہ ہے۔ اُس پر اپنا سینہ رکھ کر رو رو کر دعائیں کرے ۔ اُستارِ کعبہ کو پکڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اُس سے بخشش کی التجا کرے پھر پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے اپنی آخری نگاہِ شوق کعبہ پر ڈالے اور گھر کی طرف واپس لوٹے۔

عُمرہ

بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کا نام عمرہ ہے اِس کے لئے بھی مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا ضروری ہے اسی لئے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کیلئے تنعیم جاتے ہیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر واپس مکہ آتے ہیں۔ تاکہ ایک گونہ سفر کی شرط پر عمل ہو جائے۔ عمرہ کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں یہ سال کے ہر حصہ میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

عیدِ قربان

حضرت ابراہیم کی قُربانی اپنے ساتھ ایک دائمی عید لائی اور یہ دن تکمیلِ قرآن کی خوشی کا دن قرار پایا پس اِس دن اگر مسلمان دوہری خوشی منائیں تو یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہوگی۔ اس دن ہر مسلمان نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہنے اگر نئے کپڑے ہوں تو انہیں زیب تن کرنا اور بھی موجبِ برکت ہے۔

بچوں کو بھی نئے کپڑے پہنائے جائیں اچھے اور عمدہ کھانے تیار کئے جائیں جب سورج اچھی طرح نکل آئے تو عید کی نماز کے لئے عیدگاہ میں جائے عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لے جانا چاہیئے راستہ میں جاتے ہوئے اور واپسی پر بلند آواز سے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہِ الحمد پڑھتا جائے عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت میں سات زائد تکبیریں کہی جائیں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جائے۔ اور ہاتھ کُھلے چھوڑ دے جائیں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ سینہ پر ہاتھ باندھ لے سجدہ کے بعد جب دوسری رکعت کیلئے اُٹھے تو پہلے کی طرح پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہے نماز سے فارغ ہو کر خوب غور اور توجہ سے خطبہ سُنے یہ بھی نماز ہی کا ایک حصہ ہے اور ایسا ہی ضروری ہے جیسے خود نماز خطبہ اور دعا سے فارغ ہو کر گھر آئے اور قُربانی کے جانور کو ذبح کرے جو مسلمان صاحب نصاب ہے (یعنی اُس کے پاس اس قدر مال ہے جس سے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے) اُس کیلئے قربانی ضروری ہے جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہے اُس کیلئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ قربانی کے جانوروں میں سے بکرا اور دنبہ صرف ایک فرد کیطرف سے قربانی میں ذبح کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر وُہ چاہے تو اپنے اہل و عیال کو اِس نیت میں شامل کر سکتا ہے۔ اونٹ اور گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں دنبے یا مینڈھے کی عمر کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے بکرا یا بکری ایک سال کی ہوں گائے کم از کم دو سال کی ہو اونٹ کی عمر پانچ سال ہونی چاہیئے۔ قُربانی کا جانور خوب موٹا تازہ اور اچھی صحت کا ہونا چاہیئے اگر وُہ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اُسے خراب اور ردی چیز بطور تحفہ دے تو وہ یہ کیونکر پسند کر سکتا کہ جو تحفہ اپنے مولیٰ کے حضور پیش کر رہا ہے وُہ ناقص اور عیب دار ہو یہ خرچ اپنے ساتھ ہزاروں برکتیں لاتا ہے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللّٰہ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیْ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ قَالُوْا مَا لَنَا مِنْھَا قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ یعنی یا رسول اللہ یہ قُربانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سُنت ہے ہمیں اس سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک برکت نصیب ہوتی ہے

(باقی صٖ پر)

230

اعلان نمبر ۲

(۱) الیشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ اور سندھ ویجیٹبل آئیل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ۔ پاکستان۔ لاہور کے حصہ داران کی اطلاع کے لیے ایک اعلان اخبار الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر اور ۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ دوسرا اعلان ہے۔ اس کے ذریعہ ہر دو کمپنیوں کے حصہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر حصہ دار کو بذریعہ مطبوعہ سرکلر ۱ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء تفصیلی حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جس سے معلوم ہو گا کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک کمپنی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس میں کس قدر وصول ہو چکا ہے اور اب کس قدر بقایا قابل الادا ہے۔ یہ بقایا ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک ضرور ادا کر دینا چاہیئے تا یہ معاملہ بغرض ضبطی حصص بورڈ آف ڈائرکٹرز میں پیش کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ پہلے اعلان پر حصہ داروں نے بقایا ادا کرنا شروع کر دیا ہے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء جو رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ وہ ہمارے حساب میں جمع ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد چونکہ دفتر محاسب چنیوٹ چلا گیا اسلئے جو رقوم یکم اکتوبر یا اس کے بعد محاسب صاحب کو وصول ہوئیں۔ وہ ابھی کمپنی کے حساب میں نہیں آئیں۔ محاسب صاحب کی طرف سے اطلاع آنے پر ان کو جلد درج کھاتہ کر لیا جائے گا۔ احباب فکر نہ کریں۔

(۲) جن حصہ داران نے اپنی مالی بدحالی کی وجہ سے بقایا ادا کرنے کے لئے معذوری ظاہر کی ہے حصص فروخت کرنے کی درخواست کی ہے ان کے فروخت کرنے کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ مگر حصہ داران کو خود بھی ان کی فروخت کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس بارے میں اصل ذمہ واری خود ان پر ہے نہ کہ کمپنی پر۔

(۳) سرکلر نمبر ۱ میں جو تفصیلی حساب لکھا گیا ہے۔ اس میں کوئی غلطی ہو تو اس سے فوراً اطلاع دی جائے۔ حساب کے ٹھیک ہونے کی صورت میں بھی بذریعہ کارڈ مطلع فرما دیا جائے کہ حساب ٹھیک ہے۔ اگر کسی حصہ دار کو سرکلر ۱ نہ ملے تو طلب کرنے پر دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔

(۴) دفتر میں ہر حصہ دار کا الگ کھاتہ اور فائل کھولی گئی ہے ان کا کھاتہ نمبر سرکلر ۱ میں لکھ دیا گیا ہے آئندہ خط و کتابت میں کھاتہ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ نیز یہ بھی درخواست ہے کہ حصہ دار اپنا نام اور پورا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(۵) سارٹیفکیٹ حصص کے بھیجنے میں غیر معمولی دیر ہو گئی جس کا ہمیں افسوس ہے۔ یہ اب مکمل کرائے جا رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے پہلے ہی تمام حصہ داران کو بذریعہ رجسٹری بھجوا دیئے جائیں گے۔ جن کو ۳۱ اکتوبر تک نہ ملیں وہ یکم نومبر ۱۹۴۸ء کے بعد ہمیں مطلع فرما دیں۔ سارٹیفکیٹ کے ملنے پر رسید سے ضرور مطلع فرمائیں تا ہمیں اطمینان ہو جائے۔

خاکسار عبد الحمید (ایف۔ سی۔ آئی) سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز

۹ ۱۰/۴۸

بقیہ از صفحہ

اسی طرح ایک دفعہ فرمایا مَا اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ نَحِیْرَۃٍ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ۔ عید کے دن قربانی پر جو مال خرچ ہوتا ہے۔ اس سے بہتر کوئی مال نہیں پس ایک مخلص اور سچے مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ بہتر سے بہتر جانور اپنے مولیٰ کے حضور قربانی کرے اسلئے اگر نفاست طبع کے پہلو کو ترجیح دینی ہو تو پھر سب سے بہتر دنبہ یا بکرا ہے پھر گائے اور پھر اونٹ اور اگر زیادہ تیئے خرچ میں ذوق تسکین پاتا ہو تو پھر سب سے بہتر اونٹ ہے پھر گائے اور پھر دنبہ یا بکرا۔ بہرحال کمزور، خراب گوشت والے بیمار یا لنگڑے یا اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں کم عیب دار مثلاً ½ حصہ دُم یا کان کٹے سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی معیوب ہے اس سے ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا مانگے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یا اللّٰھم ھٰذا منک ولک فتقبّل منّی۔

قربانی کے گوشت کے متعلق بہتر یہی ہے کہ اس کے تین حصے کرے۔ ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو دے اور ایک حصہ اپنے استعمال میں لائے قربانی کی کھال مرکزی ہدایت کے ماتحت مقامی منتظم کے سپرد کر دے۔

جو لوگ دور کے دیہات سے عید کی نماز میں شامل ہونے کیلئے آتے ہیں اُن کیلئے اجازت ہے کہ اگر وہ چاہیں تو سورج نکلنے کے بعد اپنی قربانی ذبح کر لیں کیونکہ اگر وہ عید کی نماز سے واپس جا کر قربانی ذبح کریں تو انہیں بہت دیر ہو جائیگی اور عید کے کھانوں میں قربانی کے گوشت کو شامل کرنے سے محروم ہو جائینگے جبکہ شہر کے رہنے والے ان سے بہت پہلے اس گوشت سے لطف اٹھا رہے ہونگے۔ یہ وہ ہدایات ہیں جن پر ہم عمل کر کے اُن برکات سے حصہ پا سکیں گے۔ جو خداوند تعالیٰ نے اس قربانی کیساتھ وابستہ کی ہیں پس مبارک ہیں وہ جو ان برکات سے حصہ رکھتے ہیں؛

تپ دق کو دور کرنے کیلئے ایشیا کے اقدامات

پیرس ۹ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ایشیاء کے ممالک، دنیا کی صحت کے پلان میں حصہ لے رہے ہیں اور پلیگ اور تپدق کو دور کرنے کے کام میں عملی اقدامات کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں اس پلان کو اقوام متحدہ کی صحت کی جماعت کی امداد حاصل ہے۔ صحت کے لئے اس سے زیادہ وسیع کوئی اور اسکیم تیار نہیں کی گئی۔ وسطی یورپ میں ان بیماریوں کے قلع قمع کرنے کے اقدام شروع کر دیئے گئے ہیں۔ ان ممالک میں دوسری جنگ عظیم کے بعد تپدق کا مرض بہت عام ہو گیا تھا۔ اس اسکیم میں ہند و پاکستان کا برعظیم اور چین بھی شامل ہیں عنقریب اس اسکیم میں شمالی افریقہ کو بھی شامل کر لیا جائیگا اس اسکیم کا منشاء یہ ہے کہ بچوں کو ایک نئی قسم کے تپ دق کو روکنے والے انجکشن کئے جائیں۔ سائنسدان اس دوا کا نام "بی سی جی" دیتے ہیں۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے۔ کہ جس طرح چیچک اور اس قسم کی دوسری وبائی بیماریاں ٹیکے کے ذریعے بہت حد تک دور کر دی گئی ہیں اسی طرح مستقبل قریب میں تپدق کا مرض بھی دور ہو جائے گا۔

اس دوا کو ۳۰ سال قبل فرانس کے دو سائنسدانوں نے بنایا تھا۔ ان کے نام ڈاکٹر کلیمٹ اور ڈاکٹر گرین ہیں۔ اس وقت سے اس دوا پر بہت سے ممالک میں وسیع پیمانے پر تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ہر جگہ ڈاکٹروں کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ دوا تپدق کی بیماری کو روکنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

شاہ ابن سعود کے نام اسلامی ممالک سے پیغامات

جدہ ۔ ۹ اکتوبر ایران کے امیر الحج محسن العدل نے شاہ ابن سعود کو شاہ ایران کی طرف سے خاص پیغام دیا۔ اسکے علاوہ انہوں نے ان کی خدمت میں قرآن مجید کا ایک قلمی نسخہ پیش کیا جس میں قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے۔

شاہ ابن سعود نے شام کے وفد کے لیڈر مردم بے کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ انہوں نے شام کے صدر کی طرف سے انہیں خاص پیغام دیا۔ شاہ ابن سعود کو ڈاکٹر سکارنو انڈونیشیا کی ریپبلک کے صدر کی طرف سے پیغام الحاج عدنان محمد نے پیش کیا۔

بیروت ۹ اکتوبر لبنان کی امریکی یونیورسٹی کو عرب لیگ کی طرف سے دس ہزار پونڈ وصول ہوئے ہیں یہ رقم لبنان میں آئے ہوئے عرب پناہ گزینوں کی تعلیم پر صرف کی جائے گی۔

مغربی یونین کے نمائندوں کی کانفرنس

لنڈن ۹ اکتوبر۔ جب ۲۵ اکتوبر کو مغربی یونین کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہو گی۔ تو وہ دوسرے یورپی ملکوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دے کر یونین کی توسیع پر غور کریں گے۔

یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مدعوئین کی فہرست میں ڈنمارک اور پرتگال کا نام سب سے اوپر ہو گا۔ یونان اور ترکی سے شمولیت کی درخواست کئے جانے کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں پہلے ہی سے براہ راست امریکی امداد مل رہی ہے۔ خیال ہے کہ جب تک معاہدہ امن کے تحت اطالیہ کی فوجی حالت پر نظر ثانی نہ کر لی جائے وہ یونین کے لئے معاون بننے کے بجائے بار ہی ثابت ہو گا۔

اس دوران میں امریکہ میں ہسپانیہ کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے لئے ایک سال کے طویل مذاکرات کا نتیجہ نکلا وہ یہ ہے کہ جنرل فرانکو کے بجائے دوسری حکومت بنانے کے متعلق ملوکیت پسندوں اور سوشلسٹوں کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ پیرس میں مغربی یونین اور امریکہ کے نمائندوں کو بدھ کے روز اس معاہدہ کی ایک نقل دیدی گئی۔

اگرچہ اس معاہدہ کی تفصیلات کا اظہار نہیں ہوا ہے۔ لیکن اس معاہدہ کے فریقین سے تعلق رکھنے والے مبصروں کا خیال ہے کہ غالباً اس معاہدہ کی ایک شرط ہسپانیہ میں انتخابات ہیں جو یہ فیصلہ کرینگے کہ ملک میں کس قسم کی حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ اس انتخاب کی نگرانی سیاستدانوں اور جنرلوں پر مشتمل ایک عارضی حکومت کرے گی۔ (اسٹار)

کراچی میں ۱۰ اکلوواٹ کا ٹرانسمیٹر نصب کر دیا گیا

کراچی ۹ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر لانڈھی میں جو ۱۰ اکلوواٹ کا میڈیم ویو ٹرانسمیٹر نصب کر دیا گیا ہے۔ وہ ۲۹ اکتوبر کو کراچی کے موجودہ ۱۰ اکلوواٹ ٹرانسمیٹر کی جگہ لے گا۔

آئندہ ماہ کے اوائل میں ایک نصب کرنے والی جمعیت ڈھاکہ میں ایک شارٹ ویو ٹرانسمیٹر نصب کرنے کے لئے وہاں جائے گی۔ توقع ہے کہ نئی نشرگاہ اس سال کے اختتام تک کام شروع کر دے گی مشرقی بنگال میں اپنا کام مکمل کرنے کے بعد یہ نصب کرنے والی ٹیم یہاں واپس آ جائے گی۔ اور یہاں ۵ کلوواٹ کے ٹرانسمیٹر کو نصب کرنے کا کام شروع کر دیگی۔ توقع ہے یہ ٹرانسمیٹر آئندہ سال ماہ اکتوبر تک تیار ہو جائیگا۔ اس سلسلہ میں ابتدائی کام شروع کیا جا چکا ہے۔

براڈکاسٹنگ کے افسروں نے کراچی میں ایک تربیتی اسکول بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس محکمہ کے نئے ملازموں کو ریڈیائی نشریات پیش کرنے کی تربیت دی جائے گی۔ توقع ہے کہ یہ اسکول اس سال کے اختتام سے قبل کھولدیا جائے گا۔ (اسٹار)

چٹان میں قدرت کا بنایا ہوا شہر

لنڈن ۹ اکتوبر آسٹریلیا کے شمالی علاقہ میں ارن ہیم لینڈ کے قریب تلاش کرنے والوں کی ایک جماعت قدرت کے بنائے ہوئے ایک ناقابل یقین شہر تک پہنچی ہے۔ یہ شہر پورے طور پر ایک شہر ہے۔ وہاں فصیل ہے۔ مینار ہیں سڑکیں ہیں اور یہ سب فطرت کی بنائی ہوئی ہیں۔ یہ شہر ۱۰ مربع میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اور اس کا سب سے پہلے پتہ دوران جنگ میں ہوابازوں نے لگایا تھا۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کی امداد کے لئے اپیل

قاہرہ ۹ اکتوبر۔ مصر کے ایجلیکن بشپ جوزف ایلن نے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے ایک اپیل شائع کی ہے۔ انہوں نے ایک فنڈ بھی کھولا ہے اس فنڈ کی تمام رقم سرریلف سیلنٹو کو عرب مہاجرین کی امداد کے لئے دی جائے گی۔ (اسٹار)

ملایا میں دس گورکھے ہلاک

کولمبو ۹ اکتوبر۔ جب پیراک میں اشتمالیوں نے ایک لاری پر گولی چلائی۔ تو اس کی وجہ سے دس گورکھے ہلاک اور ۸ مجروح ہو گئے۔ اب تک اشتمالی فوجیوں نے گورکھا فوج پر جو حملے کئے ہیں۔ ان میں ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔ (اسٹار)

جراثیم ٹیلیویژن پر دکھائی دیں گے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ اس ملک کے ٹیلیویژن دیکھنے والے لوگ جلد ہی پردہ پر جراثیم کی تصاویر دیکھینگے ایک فرانسیسی سائنسدان نے بی بی سی کے تعاون سے جراثیم کو پردہ پر پیش کرنے کا ایک نیا طریقہ معلوم ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا فلم "ایک قطرہ" ہو گا۔ جس میں جراثیم کروڑوں کی تعداد میں ایک بوند پانی میں بھرے ہوں گے (اسٹار)

برما کے وزیر خارجہ کی پیرس کو روانگی

رنگون ۹ اکتوبر۔ برما کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ او کھائین بذریعہ ہوائی جہاز پیرس کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کریں گے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اجلاس کے بعد برطانیہ بھی جائیں گے (اسٹار)

امریکہ کے اسکولوں کے لئے گشتی عجائب گھر

نیویارک ۹ اکتوبر۔ امریکہ کے اسکولوں میں گشتی عجائب گھروں کو داخل کیا گیا ہے اس میں آرٹ کے تمام نمونے موجود ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ اس حد تک کامیاب ہوا ہے کہ مزید گشتی عجائب گھروں کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ (اسٹار)

مکہ اور جدہ کے لئے ٹیلیفون

جدہ ۹ اکتوبر۔ مصر کی حکومت کے محکمہ تار کے افسر اعلیٰ عبد الحمید جدہ تشریف لائے ہیں وہ حج کے خطبے کے لئے لاؤڈ اسپیکر لگانے کے انتظامات کی نگرانی کریں گے۔ اسکے علاوہ وہ جدہ اور مکہ کے لئے ٹیلیفون لگانے کے امکانات کا بھی جائزہ لیں گے (اسٹار)

بجلی پیدا کرنے کے لئے کارخانہ

لنڈن ۹ اکتوبر۔ جزائر آرکنی میں تجربہ کے طور پر ایک بہت بڑا ہوائی مل لگایا جائے گا یہ مل کوئلہ کا استعمال بچانے کے لئے بجلی پیدا کرنے والے کا کام دے گا۔ توقع ہے کہ اسکی تیاری کے بعد ۳ ہزار ٹن کوئلہ کی بچت ہو گی۔ (اسٹار)

روس میں غیر ملکیوں پر پابندی
کناڈا کی ناراضگی

اوٹاوا ۹ اکتوبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ کناڈا روس میں غیر ملکیوں کی نقل و حرکت پر پابندی کو برداشت نہیں کرے گا۔ اگر روس نے کناڈا کے نمائندوں کو اپنا کام کرنے سے روکا تو کناڈا بھی انتقامی کارروائی کرے گا۔ اور کناڈا کے نمائندوں کو روس سے واپس بلا لیا جائیگا کناڈا نے روسی سفارت کے وابستہ فوجی (ملٹری اٹیچی) سے فوجی اڈوں کو دیکھنے کی آسانی واپس لے لی ہے۔ (اسٹار)